قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

منگل 14 جولائی 2020ء | 22 ذوالقعدہ 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:167

ارشادِ باری تعالیٰ

وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ (العنکبوت:69)

ترجمہ: اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر ایک بڑا جھوٹ گھڑے یا حق کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے۔

فرمانِ رسول ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ مہدی، اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن باب خروج المہدی)

فرمانِ خلیفۂ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

تو جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الزام دیتے ہیں ان کا بھی اس بات میں ردّ کیا گیا ہے کہ ایک ظاہری حکومت کی طرف منسوب کر کے اگر کوئی آدمی بات کرتا ہے، چاہے کسی افسر کا چپڑاسی بن کے کسی کے پاس حکم لے کے چلا جائے اور جھوٹ بولے اور پکڑا جائے تو اس کو بھی سزا ملتی ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ کی طرف جو باتیں منسوب کی جاتی ہیں یا کوئی شخص جو یہ کہتا ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور وہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اتنی بھی طاقت نہیں کہ اس کو پکڑ لے اور سزا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھے۔ یعنی یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جب انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے بات کرتے ہیں تو وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہوں یا اللہ تعالیٰ کی طرف جو باتیں وہ منسوب کر رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ نہ کرے۔

پس اللہ تعالیٰ کا مختلف جگہوں پر قرآن کریم میں اس حوالے سے فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بنیادی اور اصولی بات ہے کہ جو بھی خدا تعالیٰ پر افتراء کرے گا، جھوٹ بولے گا وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ حق اور سچائی کو جھٹلانے والا جو دوسرا گروہ ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی کی نافرمانی کرنے

بقیہ صفحہ 7 پر

حضرت سلطان القلم کے رشحات قلم

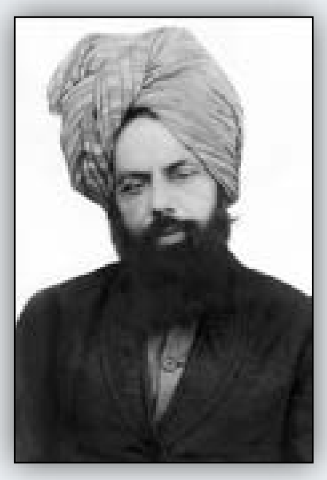

مفتری ہلاک کیا جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ
’’افتراء کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور مفتری ہمیشہ خائب و خاسر رہتا ہے۔
قَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰی (طٰہٰ: 62)‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 545 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’ایک شخص ان باتوں پر ایمان رکھ کر افتراء کی جرأت کیونکر کر سکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ظاہری گورنمنٹ میں اگر ایک شخص فرضی چپڑاسی بن جائے تو اس کو سزا دی جاتی ہے اور وہ جیل میں بھیجا جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ کی ہی مقتدر حکومت میں یہ اندھیر ہے کہ کوئی محض جھوٹا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کرے اور پکڑا نہ جائے بلکہ اس کی تائید کی جائے۔ اس طرح تو دہریت پھیلتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ساری کتابوں میں لکھا ہے کہ مفتری ہلاک کیا جاتا ہے‘‘۔

(الحکم جلد 8 نمبر 12 مورخہ 10/اپریل 1904ء صفحہ 7۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 3 صفحہ 624)

مزید فرمایا:

’’ہمارے مخالف مولوی اس بات کو جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایسے شخص سے کس قدر بیزاری ظاہر کی ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھے۔ یہاں تک کہ اپنے نبی کریم ﷺ کو فرمایا ہے اگر وہ بعض قول میرے پر افتراء کرتا تو میں فی الفور پکڑ لیتا اور رگ جان کاٹ دیتا۔ غرض خدا تعالیٰ پر افتراء کرنا اور یہ کہنا کہ فلاں فلاں الہام مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے حالانکہ کچھ بھی نہیں ہوا ایک ایسا سخت گناہ ہے کہ اس کی سزا میں صرف جہنم کی ہی وعید نہیں بلکہ قرآن شریف کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پا لیتا ہے‘‘۔

(انجام آتھم صفحہ 49)

اس شمارہ میں

- دنیا کے کام بے شک کرتا رہوں گا میں بھی (منظوم)
- فیشن پرستی کی وبا سے بچ کر رہو
- ذکرِ الٰہی
- رپورٹ افتتاح مسجد KALE (کالے)

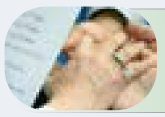

دربارِ خلافت

سچ سے برائیاں ختم کرنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق ملتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

سچ ایک ایسی بنیادی چیز ہے کہ اگر یہ پیدا ہو جائے تو تقریباً تمام بڑی بڑی برائیاں ختم ہو جاتی ہیں اور نیکیاں ادا کرنے کی توفیق ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ایک شخص حاضر ہوا تھا اور اس نے عرض کی کہ میرے اندر اتنی برائیاں ہیں کہ میں تمام کو تو چھوڑ نہیں سکتا مجھے صرف ایک ایسی بیماری یا کمزوری یا برائی کے بارے میں بتائیں جسکو میں آسانی سے چھوڑ سکوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے زیادہ انسان کی نفسیات اور فطرت کو سمجھنے والے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے۔ تم یوں کرو کہ صرف جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔

وہ شخص بڑا خوش ہوا کہ چلو یہ تو بڑا آسان کام ہے اٹھ کر چلا گیا اور اس وعدے کے ساتھ اٹھا کہ آئندہ کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔ رات کو جب اس کو چوری کا خیال آیا کیونکہ وہ بڑا چور تھا اسکو خیال آیا کہ اگر چوری کرتے پکڑا گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوں گا اور اقرار کرتا ہوں تو سزا ملے گی، شرمندگی ہوگی اگر انکار کیا تو یہ جھوٹ ہے۔ تو جھوٹ میں نے بولنا نہیں کیونکہ وعدہ کیا ہوا ہے تو آخر اسی شش و پنج میں ساری رات گزر گئی اور وہ چوری پر نہ جاسکا۔ پھر زنا کا خیال آیا تو پھر یہی بات سامنے آگئی شراب نوشی اور دوسری برائیوں کا خیال آیا تو پھر یہی پکڑے جانے کا خوف اور جھوٹ نہ بولنے کا عہد یاد آتا رہا۔ آخر کار ایک دن وہ بالکل پاک صاف ہو کر حاضر ہوا اور کہا کہ اس جھوٹ نہ بولنے کے عہد نے میری تمام برائیاں دور کر دی ہیں تو یہ ہے سچ کی برکت کہ صرف عہد کرنے سے ہی کہ میں سچ بولوں گا برائیاں دور ہوگئیں۔

تو جب کسی موقع پر آپ سچ بول رہی ہوں گی اور سچ کا پرچار کر رہی ہوں گی تو پھر اس میں کس قدر برکتیں ہوں گی بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ذاتی گھریلو رنجشیں عہدہ داروں کے خلاف جھوٹی شکایتوں کی وجہ بن رہی ہوتی ہیں اور جب تحقیق کرو تو پتہ لگتا ہے کہ اصل معاملہ تو دیورانی جٹھانی کا یا نند بھابھی کا یا ساس بہو کا ہے نہ کہ جماعتی مسئلہ ہے اس لئے ہمیشہ سچ کو مقدم رکھیں سچ کو سب چیزوں سے زیادہ آپ کی نظر میں اہمیت ہونی چاہیے۔ سچی گواہی دیں۔ اپنے بچوں کو سچ بولنا سکھائیں۔

بچوں میں سچ بولنے کی اہمیت بہت زیادہ ہے

یہاں پر پھر میں وہی بات کہوں گا کہ بچوں کو سکولوں میں سچ بولنے کی اہمیت بہت زیادہ ہے اس معاشرہ میں اور اس کی تعلیم بھی دی جاتی ہے سکولوں میں بتایا جاتا ہے کہ سچ بولنا ہے۔ تو جب بچہ گھر آتا ہے تو ایسی مائیں یا باپ جن کو نہ صرف سچ بولنے کی آپ عادت نہیں ہوتی بلکہ بچوں کو بھی بعض دفعہ ارادۃً یا غیر ارادی طور پر جھوٹ سکھا دیتے ہیں۔ مثلاً اسی طرح کہ گھر میں آرام کر رہے ہیں۔ کوئی عہدہ دار سیکرٹری مال یا صدر یا کوئی مرد آیا یا کوئی عورت لجنہ کی آگئی تو کسی کام کے لئے۔ تو بچہ کو کہہ دیا کہا چلو کہہ دو جاکے کہ گھر میں نہیں ہے۔

یہ تو ایک مثال ہے۔ اس طرح کی اور بہت ساری چھوٹی چھوٹی مثالیں ہیں۔ چاہے یہ بہت تھوڑی ہی تعداد میں ہوں مگر ہمیں یہ بہت تھوڑی تعداد بھی برداشت نہیں جو سچ پر قائم نہ ہو۔ کیونکہ اس تھوڑی تعداد کے بچے اپنے گھر سے غلط بات سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ خود مذہب سے دور جا رہے ہوتے ہیں کہ سکول میں تو ہم کو سچ بولنا سکھایا جا رہا ہے اور گھر میں جہاں ہمارے ماں باپ ہمیں کہتے ہیں کہ مذہب اصل چیز ہے نمازیں پڑھنی چاہئیں نیک کام کرنے چاہئیں۔ اور اپنا عمل یہ ہے کہ ایک چھوٹی سے بات پر، کسی کو نہ ملنے کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں۔

(سالانہ اجتماع لجنہ و ناصرات UK سے خطاب فرمودہ 19/اکتوبر 2003)

آج کی دعا

اَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

(سورۃ الانبیاء۔آیت 84)

ترجمہ: ’’مجھے بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ (اور اے میرے رب!) تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے‘‘۔

یہ حضرت ایوبؑ کی بیماری سے نجات پانے کی دعا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حالتِ زار کو پیش کرکے رحم اور فضل طلب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بیماری سے شفا بخشی۔

آج کل کے حالات میں بھی یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پوری جماعت کو ہر طرح کی آفات و وبائی امراض اور دیگر مشکلات سے ہمیشہ بچائے۔ آمین

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

دنیا کے کام بے شک کرتا رہوں گا میں بھی

کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ

دنیا کے کام بے شک کرتا رہوں گا میں بھی
لیکن میں جان و دل سے اس یار کا رہوں گا

برقِ خیال دل میں، سر میں رہے گا سودا
اس یار کو میں بھولوں اتنا نہ محو ہوں گا

چمکوں گا میں فلک پر جیسے ہو کوئی تارا
بھولوں کو راہ پہ لاوے ایسی میں شمع ہوں گا

سورج کی روشنی بھی مدہم ہو جس کے آگے
ایسا ہی نورحاصل اس نور سے کروں گا

عالم کو میں معطر کردوں گا اس مہک سے
خوشبو سے جس کی ہر دم مدہوش میں رہوں گا

اخلاق میں میں افضل،علم وہنر میں اعلیٰ
احمدگی رہ پہ چل کر بدر الدجیٰ بنوں گا

سارے علوم کا ہاں منبع ہے ذات جس کی
اس سے میں علم لے کر دنیا کو آگے دوں گا

مجھ میں تڑپ وہ ہوگی بجلی بھی جھینپ جائے
دل عشق سے بھروں گا اور بے قرار ہوں گا

پھر برق میں بنوں گا جل کر میں خاک ہوں گا
اکسیر جو بنادے اکسیر میں وہ ہوں گا

جو کچھ کہوں زباں سے ناصر میں کر دکھاؤں
ہو رحم اے خدایا! تا تیرے فضل پاؤں

ڈائری 14 مارچ 1928ء (حیات ناصر صفحہ 58-59)

تبرکات: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ

فیشن پرستی کی وبا سے بچ کر رہو

کچھ عرصہ ہوا میں نے جماعت کے دوستوں کو اخبار روزنامہ الفضل کے ایک نوٹ کے ذریعہ بے پردگی کے رجحان کے خلاف نصیحت کی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک سابقہ خطبہ جمعہ کی طرف توجہ دلا کر جماعت کے افراد اور جماعت کے ذمہ دار کارکنوں کو ہوشیار کیا تھا کہ وہ بے پردگی کے رجحان کا سختی کے ساتھ مقابلہ کریں اور احمدیہ جماعت کی جو عورتیں اور جو لڑکیاں ماحول کے خراب اثرات کے نتیجہ میں بے پردگی کی طرف غلط رجحان پیدا کر رہی ہیں (اور خدا کے فضل سے اب تک ان کی تعداد تھوڑی ہے) ان کے خلاف ابتدائی انتباہ کے بعد سخت ایکشن لیا جائے۔

اب اپنے موجودہ نوٹ میں مَیں فیشن پرستی کے رجحان کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ دراصل بے پردگی اور فیشن پرستی کا باہمی رشتہ ایک طرح سے دو بہنوں والا رشتہ ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کا اثر دوسرے پر بہت گہرا پڑتا ہے۔ بے پردگی آخر کار عورتوں کو بالعموم فیشن پرستی کی طرف دھکیل دیتی ہے اور دوسری طرف فیشن پرستی کا رجحان آہستہ آہستہ بے پردگی کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ پس ہماری جماعت کی عورتوں اور لڑکیوں کو چاہئے کہ ان دونوں خرابیوں سے بچ کر رہیں۔ یعنی وہ اسلامی پردہ کی پابندی اختیار کریں اور فیشن پرستی کی وباء سے بھی بچ کر رہیں ورنہ وہ کبھی بھی سچی احمدی اور سچی مسلمان نہیں سمجھی جا سکتیں۔ اسلام سادہ زندگی پر زور دیتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہمیشہ سادہ زندگی پر زور دیا کرتے تھے۔ میرے کانوں میں ہمیشہ حضور کے یہ الفاظ گونجتے ہیں کہ مجھے سادہ لوگ بہت پسند ہیں جو دنیا میں سادگی کی زندگی گزارتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے افضل الرسل اور خاتم النبیین کے قدموں پر دنیا کی دولت ڈال دی اور عرب کا بے تاج بادشاہ بنا دیا مگر آپ نے اس ارفع مقام کے باوجود ایسی سادہ زندگی گزاری کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ موٹے پٹھے کی چٹائی پر اس بے تکلفی سے لیٹ جاتے تھے کہ اس کے نشان آپ کے جسم پر ظاہر ہونے لگتے تھے۔ ایک دفعہ ایک عورت اپنی کوئی حاجت پیش کرنے کے لئے آپ کے سامنے آئی اور آپ کے رعب کی وجہ سے تھر تھر کانپنے لگی اور اس کے منہ سے بات نہیں نکلتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نظارہ دیکھا تو بے چین ہو کر اس کی طرف لپکے اور بڑی محبت سے فرمایا:۔

’’مائی! ڈرو نہیں ڈرو نہیں۔ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ تمہاری طرح کا ہی ایک انسان ہوں۔ جسے عرب کی ایک ماں نے جنا تھا‘‘۔

پس زندگی میں سادگی اختیار کرنا اسلام اور احمدیت کی خاص تعلیمات میں داخل ہے اور وہی لوگ سچے مومن اور سچے احمدی سمجھے جا سکتے ہیں جو دولت اور ثروت کے ہوتے ہوئے بھی سادہ زندگی گزاریں اور اپنے غریب بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ مل کر اس طرح گھل مل کر رہیں کہ گویا وہ ایک خاندان کا حصہ ہیں۔ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ صحیح رنگ کی زینت جسے بدن اور کپڑوں کی صفائی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اسلام میں منع نہیں بلکہ اس کا حکم دیا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن لوگ نہا کر اور اپنے بدنوں کو صاف کر کے مسجد میں آئیں اور دُھلے ہوئے صاف کپڑے پہنیں اور اگر وسعت ہو تو خوشبو بھی لگائیں۔ اور میں اس بات کو بھی مانتا ہوں کہ عورتوں کو خاص طور پر صفائی اور زینت کی اجازت بلکہ ہدایت دی گئی ہے تا کہ وہ اپنے خاوندوں کے لئے ظاہری لحاظ سے بھی کشش اور راحت کا موجب بن سکیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی عورت ایک دفعہ ایسی حالت میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئی کہ اس کی حالت بہت خستہ تھی اور بال بکھرے ہوئے تھے اور کپڑے میلے کچیلے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ’’بہن تم نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟‘‘۔ اس نے جواب دیا: ’’یا رسول اللہ! میں کس کے لئے زینت کروں۔ میرا خاوند دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات تہجد کی نماز میں کھڑا ہو کر گزار دیتا ہے‘‘۔ آپ نے فوراً اس کے خاوند کو بلایا اور اس پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا:

’’کیا تم اپنی بیوی کا حق چھین کر خدا کو دینا چاہتے ہو؟ سنو کہ خدا ایسے لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ بندوں کا حق بندوں کو دو اور خدا کا حق خدا کو دو اور بیوی کا حق بیوی کو دو‘‘۔

پس اسلام ایک بڑا ہی پیارا اور متوازن مذہب ہے۔ جس نے نہ صرف خدا تعالیٰ کے بلکہ خاوند بیوی کے اور دوسرے رشتہ داروں کے اور ہمسایوں کے اور دوستوں کے بلکہ دشمنوں تک کے حقوق مقرر کر رکھے ہیں۔ اور ان حقوق میں تصرف کرنا خدا تعالیٰ کی خوشی کا موجب نہیں بلکہ اس کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے۔

لیکن اسلام نے جہاں واجبی حد تک زینت کی اجازت دی ہے وہاں مناسب حد بندیوں کے ساتھ اسے کنٹرول بھی کیا ہے۔ اور ہماری جماعت کا فرض ہے کہ پوری پوری دیانتداری کے ساتھ ان پابندیوں کو ملحوظ رکھیں۔ یہ پابندیاں مختصر طور پر چند فقروں میں بیان کی جا سکتی ہیں:۔

(اول) کوئی ایسی زینت اختیار نہ کی جائے جو سادہ زندگی کے اصول کے خلاف ہو اور جس میں عورت اپنے جسم اور اپنے لباس کو زینتوں کے ذریعہ اتنا کشش دار کر دے کہ غیر محرم شرفاء اور نیک لوگوں کی آنکھیں اس کی طرف اعتراض کی نظر سے اٹھیں۔

(دوم) زینت کے معاملہ میں ایسا انہماک نہ اختیار کیا جائے کہ گویا وہی زندگی کی غرض و غایت ہے بلکہ سادہ زندگی اختیار کی جائے۔

(سوم) جب کوئی پردہ دار عورت کسی مجبوری کی وجہ سے خرید و فروخت کی غرض سے بازار میں جائے یا گھر سے باہر آئے تو لپ سٹک اور چہرہ کے پوڈر وغیرہ سے پرہیز کیا جائے۔ اور باہر آتے ہوئے پردہ کا پورا پورا انتظام رکھا جائے۔

(چہارم) برقعہ یا لباس کے اوپر اوڑھنے کی چادر بالکل سادہ ہو جس کا رنگ نہ تو شوخ اور بھڑکیلا ہو اور نہ اس پر کوئی بیل بوٹے یا نقش و نگار کا کام کیا ہوا ہو۔ کیونکہ برقعہ کی غرض زینت کو چھپانا ہے نہ کہ خود برقعہ کو زینت کا ذریعہ بنانا۔

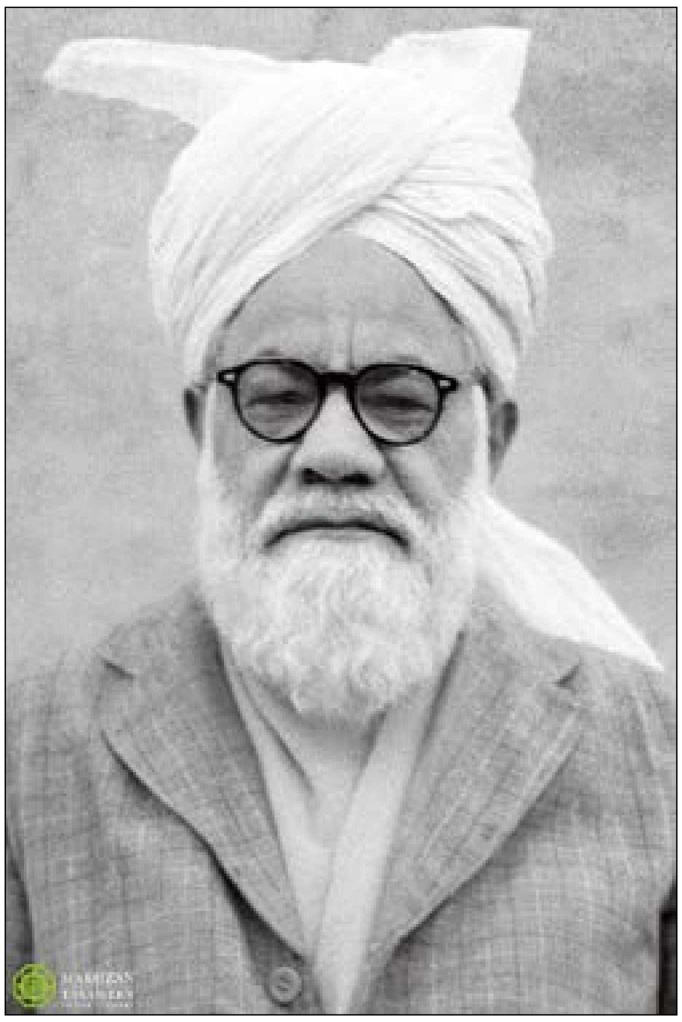

(پنجم) نوجوان لڑکیاں جو سکولوں اور کالجوں میں پڑھتی ہیں ان کے لئے خاص طور پر ضروری ہے کہ ہر قسم کی ناواجب زینت سے بچ کر سادگی اختیار کریں۔ بے شک اپنے جسم اور کپڑوں کو صاف رکھیں مگر اپنے چہروں اور لباسوں کو ہرگز مصنوعی طریقہ پر کشش کا ذریعہ نہ بنائیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے ربوہ کے بھائی اور بہنیں خصوصاً اور تمام بیرونی شہروں کے بھائی اور بہنیں عموماً میری اس دردمندانہ نصیحت کو غور سے پڑھ کر اس پر دیانتداری کے ساتھ عمل کریں گے تا کہ ایک طرف ان کی زندگی خدا کی نظر میں پسندیدہ زندگی ہو اور دوسری طرف وہ جماعت کو بدنام کرنے والے نہ بنیں۔

میں نے اپنے اس مختصر سے مضمون میں اپنے علم کے مطابق دونوں پہلوؤں کو یعنی مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کو واضح کر دیا ہے۔ اور نگران بورڈ نے بھی اپنے حالیہ اجلاس میں جماعت کے مرکزی افسروں اور ضلعوار امراء اور مقامی عہدیداروں کو زور دار ہدایت کی ہے کہ وہ اس بارہ میں جماعت کی نگرانی رکھیں اور اگر کوئی شکایت پیدا ہو تو ابتدائی انتباہ کے بعد مرکز کے ذمہ دار کارکنوں کو رپورٹ کریں۔ اس وقت دنیا کی نظر ہم پر ہے اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کا کیا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت کے بوڑھے اور نوجوان اور بچے اور مرد اور عورتیں اور لڑکیاں اسلام اور احمدیت کا ایسا نمونہ دکھائیں کہ دنیا اسے دیکھ کر عش عش کر اٹھے کہ یہی اسلام کا سچا نمونہ ہے اور جب دنیا سے ہماری واپسی کا وقت آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحیں ہمیں دیکھ کر خوش ہوں کہ انہوں نے ہماری ہدایت پر عمل کیا ہے۔ آمِیْن یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

(محررہ 13 ستمبر 1962ء)

(روزنامہ الفضل ربوہ 16 ستمبر 1962ء)

☆...☆...☆

ذکرِ الٰہی

(رانا غلام مصطفیٰ)

؎ ذکرِ خدا پہ زور دے، ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن، دنیا میں جگمگائے جا

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:۔

فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ (البقرہ۔ 153)

ترجمہ: پس میرا ذکر کیا کرو۔ میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

ذکر الٰہی کے نتیجہ میں کامیابی کی نوید سناتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَo (الانفال:46)

ترجمہ: اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اللہ کو بہت یاد کرنے سے اس کی صفات دل میں روشن ہوتی ہیں اور ایمان اور جرأت میں زیادتی ہوتی ہے۔ (تفسیرِ صغیر صفحہ 292)

فِیۡ بُیُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَ یُذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیۡہَا بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ (النور: 37)

ترجمہ: ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

عَنۡ اَبِیۡ مُوۡسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الۡبَیۡتِ الَّذِیۡ یُذۡکَرُ اللّٰہُ فِیۡہِ وَالۡبَیۡتِ الَّذِیۡ لَا یُذۡکَرُ اللّٰہُ فِیۡہِ مَثَلُ الۡحَیِّ وَ الۡمَیِّتِ

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب استحباب صلاۃ النافلۃ)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور اس گھر کی جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اللہ کے ذکر کو گھروں میں بھی کثرت سے بلند کرو اور بار بار بچوں کو بھی اس کی تلقین کرو تا کہ ہر گھر خدا کے ذکر کا گہوارہ بن جائے۔

(خطباتِ طاہر جلد 1 صفحہ 287)

یاد جس دل میں ہو اس کی وہ پریشان نہ ہو
ذکر جس گھر میں ہو اس کا کبھی ویران نہ ہو

عَنۡ اَبِیۡ مُوۡسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیۡ یَذۡکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیۡ لَا یَذۡکُرُ مَثَلُ الۡحَیِّ وَالۡمَیِّتِ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزّ و جل)

ترجمہ: حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہتا ہے اس کی مثال زندہ کی سی ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اس کی مثال مردہ کی سی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کے فرشتے ذکر کرنے والوں کی تلاش میں رستوں میں نکلتے ہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اپنی حاجتیں بیان کرو۔ پھر وہ ایسے لوگوں کو ورلے آسمان تک گھیرے رکھتے ہیں۔ ان کا ربّ ان سے پوچھے گا حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ وہ تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری حمد کرتے ہیں اور تیری بڑائی بیان کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہیں گے اے اللہ! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ پھر اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہیں گے کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو تیری زیادہ عبادت کرتے اور تیری بڑائی شدت کے ساتھ بیان کرتے اور تیری تسبیح کثرت کے ساتھ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ تو فرشتے کہیں گے کہ وہ جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیں گے اے اللہ! انہوں نے اس کو نہیں دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی؟ وہ عرض کریں گے کہ وہ اگر اس کو دیکھ لیتے تو اس کے حصول کی خواہش اور رغبت ان میں بہت زیادہ بڑھ جاتی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیں گے کہ آگ سے بچنے کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کریں گے کہ اے اللہ! انہوں نے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ تو فرشتے جواب دیں گے کہ اے اللہ! وہ اگر اسے دیکھ لیتے تو اور زیادہ ڈرنے والے اور اس سے زیادہ دور بھاگنے والے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تم کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ مَیں نے ان کو بخش دیا ان کے اس عمل کی وجہ سے، جنت کی خواہش کی وجہ سے، آگ سے ڈرنے کی وجہ سے میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرے گا کہ ان میں ایک بندہ ایسا بھی تھا جو اپنی کسی ضرورت کے لئے وہاں آ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والے بھی بد نصیب نہیں ہوتے۔ اسے بھی بخشتا ہوں۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزّ و جلّ)

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنۡدَ ظَنِّ عَبۡدِیۡ بِیۡ وَ اَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیۡ فَاِنۡ ذَکَرَنِیۡ فِیۡ نَفۡسِہٖ ذَکَرۡتُہٗ فِیۡ نَفۡسِیۡ وَ اِنۡ ذَکَرَنِیۡ فِیۡ مَلَاءٍ ذَکَرۡتُہٗ فِیۡ مَلَاءٍ خَیۡرٍ مِّنۡھُمۡ وَ اِنۡ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبۡرٍ تَقَرَّبۡتُ اِلَیۡہِ ذِرَاعًا وَ اِنۡ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبۡتُ اِلَیۡہِ بَاعًا وَ اِنۡ اَتَانِیۡ یَمۡشِیۡ اَتَیۡتُہٗ ھَرۡوَلَۃً۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ویحذرکم اللہ نفسہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اور اگر وہ کسی محفل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر محفل (یعنی مقرب فرشتوں کی محفل) میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں۔ اور اگر وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبۡعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ فَفَاضَتۡ عَیۡنَاہُ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب البُکاء من خشیۃ اللہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمیوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ حشر کے دن اپنے سایہ میں رکھے گا ایک ایسا شخص جو (تنہائی میں) اللہ کو یاد کرے۔ اور اس کی آنکھیں (آنسوؤں سے) بہہ پڑیں۔ (یعنی محبتِ الٰہی یا خوفِ خدا کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑیں)۔

قَالَ اَبُوۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا مَعَ عَبۡدِیۡ حَیۡثُمَا ذَکَرَنِیۡ وَ تَحَرَّکَتۡ بِیۡ شَفَتَاہُ۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ لا تحرک بہ لسانک)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں کہیں بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے ذکر سے اس کے ہونٹ ہلتے رہتے ہیں۔

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوۡلُ اَنَا مَعَ عَبۡدِیۡ اِذَا ھُوَذَکَرَ وَ تَحَرَّکَتۡ بِیۡ شَفَاتَاہُ۔

(ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل الذکر)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ اس وقت تک ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرتا رہے اور جب تک میری یاد سے اس کے ہونٹ ہلتے رہیں۔

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ بُسۡرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ شَرَائِعَ الۡاِسۡلَامِ قَدۡ کَثُرَتۡ عَلَیَّ فَاَخۡبِرۡنِیۡ بِشَیۡءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطۡبًا مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء فی فضل الذکر)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے احکام بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ مجھے ایسی چیز بتائیں کہ وہ میں کرتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تَر رہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین نمونہ یہ ہے:

عَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا قَالَتۡ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَذۡکُرُ اللّٰہَ عَلَی کُلِّ اَحۡیَانِہٖ۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب ھل یتتبع المؤذن فاہ ھھنا) (صحیح مسلم کتاب الحیض باب ذکر اللہ تعالیٰ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں ذکرِ الٰہی کیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص کہے شام کو

بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّمَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌفِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

تین بار یہ دعا پڑھے تو صبح تک اس کو کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی اور جو کوئی صبح کو اسے تین بار یہ دعا پڑھے تو شام تک اس کو کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب ماذا یقول اذا اصبح)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ، میں سنتا ہوں کہ آپ ہر صبح یہ دعا پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ بَدَنِیۡ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ سَمۡعِی اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ فِی بَصَرِیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ

ترجمہ:اے میرے اللہ! تو میرے بدن میں عافیت رکھ دے۔اے میرے اللہ! تو میرے کانوں میں عافیت رکھ دے۔اے میرے اللہ! تو میری آنکھوں میں عافیت رکھ دے۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

تین بار صبح کو اور تین بار شام کو آپ پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے دیکھا تو مجھے پسند ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنا۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب ماذا یقول اذا اصبح)

سید نا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ذکر الٰہی کی اصل غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اصل غرض ذکرِ الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے۔ اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک تاجر نے ستر ہزار کا سودا لیا اور ستر ہزار کا دیا۔ مگر وہ ایک آن بھی خدا سے جدا نہیں ہوا۔ پس یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے۔ لَا تُلۡھِیۡھِمۡ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِاللّٰہِ (النور:38) جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے۔ وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں رنگین ہوتا ہے۔ یہی مفہوم اور غرض اسلام کی ہے کہ وہ آستانۂ الوہیت پر اپنا سر رکھ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 15)

نیز فرمایا:اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِھِمۡ (آل عمران:192) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو بیان کیا ہے کہ اُولُوالالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جلّ شانہٗ کا ذکر اُٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہو سکتی ہیں۔نہیں۔ بلکہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 41)

سیّد نا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

جہاں عظمت اور ذکرِ الٰہی ہو وہاں فیضانِ الٰہی کثرت سے نازل ہوتا ہے۔ (خطباتِ نور صفحہ 53)

نیز فرمایا: رات کو اگر تم جنابِ الٰہی کو یاد کیا کرو۔ تو تمہاری روح کو جنابِ الٰہی سے بڑا تعلق ہو جائے۔مومن اگر ذرا بھی توجہ کرے۔ تو سب مشکلات آسانی سے دور ہو جائیں۔ (حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 231۔ 232)

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

سیّد نا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نیز فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ کو یاد کرو گے تو وہ بھی تمہیں یاد کرے گا۔ تمہیں اپنے قرب اور الہام سے عزت بخشے گا۔ اور تمہاری اور تمہاری قوم کی اصلاح کے سامان پیدا فرمائے گا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دوسرے خطبہ میں جو کلمات پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس کے کچھ الفاظ یہ بھی ہیں کہ اُذۡکُرُوا اللّٰہَ یَذۡکُرۡکُمۡ یعنی اللہ کو یاد کرو جس کے نتیجہ میں وہ تمہیں یاد کرے گا۔ اسی طرح قرآن کریم میں آتا ہے کہ فَاذۡکُرُوۡنِیۡ اَذۡکُرۡکُمۡ (سورہ البقرہ:153) یعنی چاہیے کہ تم مجھے یاد کرو۔ اس کے نتیجہ میں میں بھی تمہیں یاد کروں گا یعنی تمہیں اپنے قرب میں جگہ دوں گا۔ اور تمہاری ہر تکلیف اور مصیبت میں تمہاری مدد کروں گا اور ظاہر ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لے گا وہ بہت سی بدیوں سے بچ جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کا معاملہ بھی اس سے محبت اور پیار کا ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے اسلام نے تمام اجتماعات میں ذکرِ الٰہی اور عبادت پر بڑا زور دیا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو ہم حج کے لئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکرِ الٰہی ہوتا ہے۔عیدین میں جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکرِ الٰہی ہوتا ہے۔ شادی اور بیاہ کے لئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکرِ الٰہی ہوتا ہے۔ جنازہ کے لئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکرِ الٰہی ہوتا ہے۔ گویا ہمارے سب اجتماعوں کو بابرکت بنانے کا نسخہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بیان فرمایا ہے کہ ان میں ذکرِ الٰہی اور عبادت زیادہ کی جائے۔ اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس مجلس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں اُتر آتے ہیں۔ پس مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنے اوقات کو اس طرح صرف کرے کہ ذکرِ الٰہی اس کی زبان پر جاری ہو۔ اور نمازوں میں اسے شغف اور رغبت ہو۔ ذکرِ الٰہی کرنا گویا سوئچ آن (Switch on) کرنا ہے۔ (Switch on) کر دیا جائے تو روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور اگر سوئچ آن (Switch on) نہ کیا جائے تو پھر اندھیرا ہی رہتا ہے۔ اسی طرح اگر ذکرِ الٰہی نہ کیا جائے تو طبیعت روشن نہیں ہوتی۔ پس اپنے اندر ذکرِ الٰہی کی عادت پیدا کرو تا خدا سے تمہارا تعلق بڑھ جائے۔تمہارے اندر ہمت پیدا ہو جائے۔تمہاری نظروں میں تاثیر پیدا ہو جائے اور دشمن کے دلوں میں بھی تمہارا رُعب بیٹھ جائے اور دشمن خود بول اُٹھے کہ یہ لوگ واقعی روحانیت کے پتلے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 7صفحہ 653-654)

سیّد نا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

پس ذکر الٰہی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ذکر الٰہی ہر ذکر سے بڑھ کر ہے جو نماز میں ہی نہیں بلکہ نماز کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ پس اگر آپ اپنے دل کو ذکر سے سجائیں گے تو طبعی طور پر لغو باتوں کی طرف توجہ ہو ہی نہیں سکتی۔ ناممکن ہے کہ ایک انسان اللہ کو یاد کر رہا ہو اور ساتھ ہی لغو باتیں کر رہا ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ لغو باتیں تو سبھی ہیں لیکن اس کے دل میں ذکر بہرحال نہیں ہے کیونکہ ذکر الٰہی سے پاک کلام جاری ہوتا ہے اور انسان کی زبان پر اللہ تعالیٰ کا تصرّف ہو جاتا ہے۔

(خطباتِ طاہر، افتتاحی خطابات جلسہ ہائے سالانہ جلد 2صفحہ 450)

نیز فرمایا: ذکرِ الٰہی زبان کو ناپاکی سے بچانے کے لئے متبادل خوبی ہے اس لئے ذکر سے اپنے منہ کو معطر رکھیں تو بدیاں، گالی گلوچ، فحش کلامی خود بخود دور ہونی شروع ہو جائے گی۔ محض آپ کسی کو کہیں کہ گالیاں نہ دو تو وہ اس بُری عادت کو نہیں چھوڑے گا لہٰذا اسے ذکرِ الٰہی اور درود شریف کی طرف توجہ دلائیں۔ اسے کہیں کہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے کی کوشش کیا کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو اور سوچ سمجھ کر ایسا کیا کرو۔جس شخص کو یہ عادت پڑنی شروع ہو جائے گی تو جس قدر یہ عادت راسخ ہو گی اسی قدر فحش کلامی کی عادت ختم ہوتی چلی جائے گی، کیونکہ زیادہ طاقت ور اور زیادہ مثبت قدر نے اس کی جگہ گھیر لی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ذکرِ الٰہی پر بہت زور دیں، نماز ذکرِ الٰہی اور درود شریف سے اپنی زبان اور اپنے دل کو تَر رکھیں۔

(خطباتِ طاہر جلد 2 صفحہ 412۔ 414)

ہمارے پیارے امام سید نا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ذکرِ الٰہی کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تَر رکھیں اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارا ہر فعل اور ہر عمل اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والا ہر قدم ایسا ہو جس سے اللہ تعالیٰ دوڑ کر ہمارے پاس آئے اور ہمیں اپنے پیار کی چادر میں لپیٹ لے۔

(خطباتِ مسرور جلد 2 صفحہ 768)

نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تَر رکھیں اور زبانیں تَر رکھنے سے ہی ہماری فتوحات کے دروازے کھلنے ہیں۔ انشاء اللہ

(خطباتِ مسرور جلد 6 صفحہ 64)

پھر فرمایا: پس ہمارا۔۔۔ کام ہے کہ آج اور ہمیشہ اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تَر رکھیں۔ اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25جنوری 2013ء)

اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت کے حصول، اعلیٰ ترقیات کے حصول کے لئے اور سید نا حضرت اقدس محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت لوگوں کے دلوں میں قائم کرنے کے لئے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچم پوری دنیا میں گاڑنے کے لئے اور ظلمت و تاریکی کو دنیا سے مٹانے کے لئے مہدی آخر الزماں کے قدم بقدم چلتے ہوئے اور خلافت احمدیہ کے سائے تلے ہمیں اپنی زبانوں کو ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رکھنا چاہیے تا ہمیں وہ نور فراست عطا ہو جو شیطان کی حکومت کو دنیا سے کلیۃً مٹا کر رکھ دے۔

شیطان کی حکومت مِٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دُنیا پہ میرا مصطفٰےؐ ہو

ذکرِ الٰہی کن کلمات میں ہونا چاہئے؟

عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا یَقُوۡلُ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اَفۡضَلُ الذِّکۡرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفۡضَلُ الدُّعَآءِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب ما جاء انّ دعوۃ المسلم مستجابۃ)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ اور بہترین دعا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تُسَاقِطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذِهٖ۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3310)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتوں والے درخت پر سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنی لاٹھی ماری تو اس کے پتے جھڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے سے اسی طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ و نضع الموازین القسط)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو خدائے رحمان کو بہت زیادہ پسند ہیں۔ زبان پر بہت ہلکے ہیں یعنی زبان سے ادائیگی میں بہت آسان ہیں۔ وزن میں بہت بھاری ہیں (یعنی خدائے بزرگ و برتر کے دربار میں جب اعمال کا وزن ہوگا تو ان کی بہت قدر ہوگی) وہ دو کلمے یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جو اب وہ دنیا سے گزر بھی گئے۔ دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے۔ اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دم بدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی۔ اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا ہوگیا۔ حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولہواں دن چڑھا۔ تو اس دن بکلی حالت یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گئی۔ اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال۔ اور یہ کلمات طیّبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تُو شفاء پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا۔ اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا۔ جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی۔ اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو۔ مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیّبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے۔ اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی۔ اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 208-209)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطاء فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطاء فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔ آپ علیہ السلام نے ایک زمانے میں خاص طور پر جماعت کو یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی کہ ''رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ'' (البقرۃ: 202)

(خطبات مسرور جلد 10 صفحہ 44)

قَالَ (رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا اَبَا مُوْسٰى (اَشْعَرِیْ) اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ، قُلْتُ بَلٰى، (يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ)

ترجمہ: (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: اے ابوموسیٰ یا یوں فرمایا اے عبد اللہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی ہاں (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کے کرنے کی قوت۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں: خاکسار کے حقیقی ماموں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کرنے کے بعد سوال کیا کرتے تھے کہ حضور کسی وظیفہ وغیرہ کا ارشاد فرماویں۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر یوں فرمایا کرتے تھے۔ کہ نماز سنوار کر پڑھا کریں۔ اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں۔ اور قرآن شریف بہت پڑھا کریں۔ نیز آپؑ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ استغفار کیا کریں۔ سورۃ فاتحہ پڑھا کریں۔ درود شریف پر مداومت کریں۔ اسی طرح لَا حَوْلَ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ پر مواظبت کریں اور فرماتے تھے کہ بس ہمارے وظائف تو یہی ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام منتر جنتر کی طرح وظائف کے قائل نہ تھے۔ بلکہ صرف دعا اور ذکر الٰہی کے طریق پر بعض فقرات کی تلقین فرماتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 507)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت میاں امیر الدین صاحب احمدی گجراتی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے اپنے قرضدار ہونے کی شکایت حضرت صاحب کے پاس کی۔ آپؑ نے فرمایا کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ اب وہ بہت سارے لوگ جو اپنے مسائل کے بارہ میں لکھتے ہیں، معاشی مسائل کے بارے میں لکھتے ہیں، اُن کو عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہی بتاتے تھے کہ پانچ نمازیں پڑھا کرو اور درود شریف پڑھا کرو۔ فرمایا کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ بس یہی میرا وظیفہ تھا کہ مجھ کو مولیٰ کریم نے برکت دی اور قرض سے پاک ہوگیا۔ (خطبات مسرور جلد 9 صفحہ 312)

نیز فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ (حضرت مولوی صوفی عطا محمد صاحب) کو یہ وظیفہ لکھا تھا اور وہاں زبانی بھی فرمایا کہ وظیفے کا آپ پوچھ رہے ہیں تو کسی اور وظیفے کی ضرورت نہیں ہے، درود شریف کثرت سے پڑھا کریں۔ الحمد شریف کثرت سے پڑھا کریں۔ استغفار کثرت سے کیا کریں۔ اور قرآن شریف کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور پڑھیں اور باقاعدہ تلاوت کریں۔ یہی وظیفہ ہے جو کامیابیوں کا راز ہے۔

بہت سے لوگ مجھے بھی خط لکھتے رہتے ہیں، ان کو اکثر میں اسی رہنمائی کی وجہ سے عموماً یہ بتاتا رہتا ہوں اور ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی لکھا ہے کسی کو کہ لاحول بھی پڑھا کریں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے۔

(خطبات مسرور جلد 9 صفحہ 639)

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسم اعظم کے بارہ میں بیان فرماتے ہیں: رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا تعالیٰ کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ ایسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کچھ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 567-568)

ایک اور الہام کے بارہ میں فرمایا:۔

چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا۔ اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا وِرد کیا جاوے۔

یَاحَفِیْظُ۔ یَاعَزِیْزُ۔ یَارَفِیْقُ۔
رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسماءِ باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 427)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حلِ مشکلات کے لئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

آپ درویشانہ سیرت سے ہر یک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم از کم اکتالیس دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر یک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں۔
(مکتوباتِ احمد جلد دوم مکتوب نمبر 80 صفحہ 291)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’مَیں بعض دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی جوبلی کے لئے پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتائی تھیں۔ پھر بعد میں خلافت جوبلی کے لئے مَیں نے بتائی تھیں۔ ان کو بھولنا نہیں، نہ کم کرنا ہے، ان کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہیئے۔ مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان میں سے پہلے سورۃ فاتحہ ہے، اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہیئے۔ درود شریف ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں، اس کا بہت زیادہ ورد کریں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو جو الہامی دعا سکھائی گئی تھی۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ 25) اس کو بہت زیادہ پڑھیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو بولنے کے لحاظ سے زبان پر نہایت ہی ہلکے ہیں لیکن وزن کے لحاظ سے ترازو میں بہت وزنی ہیں اور وہ خدائے رحمان کے بہت ہی پیارے ہیں اور وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم۔ آپ نے فرمایا خدائے رحمان کے بہت پیارے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے رحم کو ابھارنے کے لئے یہ دعا بھی بہت ضروری ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح حدیث نمبر 6406)

پھر یہ دعا تھی جو اَب بھی پڑھنی چاہیئے کہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَۃً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران: 9)

یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے نہ دینا بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد خواب دیکھی تھی جس میں آپؑ نے بڑی تاکید فرمائی تھی کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا والی۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کو جب آپ نے یہ خواب سنائی تو حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا کہ میں اب اسے کبھی پڑھنا نہیں چھوڑوں گا۔ بہت زیادہ پڑھوں گا اور یہ فرمایا کہ جہاں اس میں ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ سے التجا ہے وہاں یہ دعا نظام خلافت سے جڑے رہنے کے لئے بھی بہت بڑی دعا ہے۔ (ماخوذ از تحریرات مبارکہ صفحہ 306-307)

پھر ایک دعا تھی جس پر بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○ (البقرہ۔ 251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

پھر اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعا ہے۔
ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس فرماتے تھے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول الرجل اذا خاف قوماً)

اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اے اللہ! تو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔ تو ہی ہے جو ان شریروں اور فساد پیدا کرنے والوں اور ظلم کرنے والوں کی طاقت توڑنے والا ہے۔ پس ان کا خاتمہ کر اور ہمیں ان کے شر سے اپنی پناہ میں لے لے۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ استغفار کا بھی فرماتا ہے کہ بہت زیادہ استغفار کرو:

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کی دعا ہے۔

پھر اسی طرح کچھ عرصہ ہوا مَیں نے ایک خواب کی بنا پر کہا تھا کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ (تذکرہ صفحہ 363) کی دعا بہت زیادہ پڑھیں۔ پھر یہ دعا بھی اس میں شامل کریں جو میں نے گزشتہ خطبہ میں بتائی تھی کہ

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (آل عمران: 148)

کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک الہامی دعا ہے اسے پڑھنے کی بہت ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔ اور وہ دعا یہ ہے:

یَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَكَ وَاَعْدَائِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَیَّامَكَ وَشَھِّرْلَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

کہ اے میرے ربّ! تو میری دعا سُن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ (تذکرہ صفحہ 426)

پس یہ دعائیں ہیں ان کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔‘‘
(خطبات مسرور جلد 12 صفحہ 327-330)

آج کل دعاؤں، دعاؤں اور دعاؤں پر بہت زور دیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر لحاظ سے جماعت کے ہر فرد کو ہر لحاظ سے اور مجموعی طور پر جماعت کو بھی ہر لحاظ سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی دعائیں کرنے اور دعاؤں کی قبولیت سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10اپریل 2020ء بحوالہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن 26اپریل 2020ء)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

والا ہوگا تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا۔

تو دو قسم کے گروہوں کا یہاں ذکر ہے۔ ایک وہ جو اللہ تعالیٰ پر غلط افتراء کرے اللہ تعالیٰ اسے بھی پکڑتا ہے۔ دوسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کو جھٹلائے اللہ تعالیٰ اسے بھی پکڑتا ہے اور دونوں ہی گروہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس انبیاء کا انکار کرنے والے جب یہ کہتے ہیں کہ اس نے اپنی طرف سے باتیں بنا لیں اور خدا تعالیٰ نے اس کو قطعاً نبوت کا درجہ دے کر نہیں بھیجا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افتراء کرے گا ہم اسے پکڑیں گے۔ جو نشانیاں اور ثبوت نبی کے لئے ظاہر ہوئیں انہیں دیکھ کر انہیں قبول کرنے کی کوشش کرو۔ نبوت اپنے روشن نشانوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور ہر نیا دن یہ روشن نشان دکھاتا چلا جاتا ہے۔ پس منکرین نبوت کو یہ ایسی دلیل دی گئی ہے کہ ان میں عقل ہو تو یقیناً ہوش کریں اور ہوش کرنی چاہیئے۔ یہ الزامات آنحضرت ﷺ سے پہلے انبیاء پر بھی لگے تھے اور پھر آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس پر بھی لگے تھے اور یہی الزامات آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر بھی لگ رہے ہیں۔ سورۃ زمر کی اس آیت سے پہلے کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم کو جامع بتا کر یہ اعلان کیا تھا کہ اس جامع تعلیم کے بعد اب کوئی اعتراض کرنے کا جواز نہیں رہتا۔ قرآن کریم اپنی ذات میں خود بھی بہت بڑا نشان ہے۔ بلکہ اس کی ہر ہر آیت اور ہر ہر لفظ ایک اعجاز ہے اور اللہ تعالیٰ نے کفّار کو اس کو قبول کرنے کی نصیحت فرمائی لیکن اس کے باوجود کفار نے انکار کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سختی اور سزا سے کام لیا اور پھر ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کو قبول کیا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم میرے بھیجے ہوؤں کا انکار کرتے ہو تو اس دنیا میں یا اگلے جہان میں میری پکڑ کے نیچے آتے ہو۔ پس عقل کا تقاضا یہی ہے کہ اس ہٹ دھرمی کو چھوڑو۔ اگلی آیت میں بتایا کہ تقویٰ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف کا دل میں ہونے کا اظہار یہی ہے کہ جو سچائی کے پیغام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوا ہے اس کو قبول کرو۔ کیونکہ یہی چیز تمہیں کامیابیاں بھی عطا کرے گی اور تقویٰ میں مزید بڑھائے گی۔ اور یہ بھی ایک نبی کے سچا ہونے کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابیاں نصیب کرتا چلا جاتا ہے۔
(خطبہ جمعہ 23جنوری 2009ء)

☆...☆...☆

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں
اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ)
ساتھ لے جایا کرو۔

درخواستِ دعا

مکرم وسیم احمد صاحب فضل (صدر جماعت جامعہ احمدیہ یوکے) اطلاع دیتے ہیں کہ جامعہ کے عزیز طالب علم جونئیر روف بن مقصود کی طبیعت بہت خراب ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا خاص فضل فرمائے اور معجزانہ رنگ میں کامل شفا عطا فرمائے اور صحت والی لمبی زندگی دے ۔آمین

تصحیح نوٹ فرمالیں

قارئین روزنامہ الفضل آن لائن کی خدمت میں ایک تصحیح کروانا مقصود ہے۔روزنامہ الفضل آن لائن کی اشاعت 7جولائی 2020ء میں ایک مضمون ''گھوڑے کے متعلق کچھ خصوصیات'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے گھوڑوں سے متعلق جس مجموعہ کا ذکر کیا گیا تھا اس کا درست نام ''کتاب الخیل'' ہے۔درستگی نوٹ فرمالی جائے۔(ادارہ)

طلوع وغروب آفتاب

14/ جولائی 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:21	19:06
مدینہ منورہ	04:12	19:13
قادیان	03:56	19:36
ربوہ	03:36	19:15
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:35	21:13

رپورٹ افتتاح مسجد KALE(کالے)

(مرزا فرحان احمد بیگ۔ نمائندہ الفضل آن لائن۔ بینن)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ بینن کو مؤرخہ 12 جون 2020ء کو پاراکو ریجن کی ایک کمیون بمبریکے کے گاؤں KALE(قالے)میں ایک خوبصورت مسجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

اوائل 2015ء میں پاراکو ریجن کے مبلغ سلسلہ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب کی مساعی اور لوکل مشنری مکرم عبد الکریم مجی صاحب کی انتھک کوششوں سے یہ فولانی گاؤں جماعت احمدیہ کی آغوش میں آیا۔

گاؤں کے احباب کی قربانیوں اور ضرورت کے پیشِ نظر یہاں ایک مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا جس پر لوکل گاؤں کے احمدیوں نے لبیک کہتے ہوئے ایک قطعہ اراضی جماعت کے نام کر دی اور ابتدائی طور یہاں ایک عارضی نماز گاہ بھی بنالی۔

18 دسمبر 2019ء کو اس وقت کے ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم میاں قمر احمد صاحب نے نیشنل مرکز کی اجازت سے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔

اپریل 2020ء میں مسجد کی تکمیل ہوئی اور ماہِ جون کی 12 تاریخ کو بروز جمعۃ المبارک تقریبِ افتتاح منعقد ہوئی۔

افتتاح کے لئے نیشنل نائب امیر مکرم ابراہیم حمزہ صاحب ،ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب ،مبلغ سلسلہ مکرم داؤد احمد صاحب اور Djougou(جگّو)ریجن کے لوکل مبلغ مکرم الحاجی محمود صاحب پر مشتمل ایک جماعتی وفد گاؤں میں گیا۔

تقریبِ افتتاح

تقریب کا آغاز یہاں کے ایک لوکل خادم مکرم عبدالرزاق صاحب کی تلاوتِ قرآنِ کریم اور اس کے فولانی ترجمہ سے کیا گیا۔

تلاوت کے بعد جماعت کے صدر صاحب اور گاؤں کے چیف صاحب نے جماعتی وفد کی آمد پر خوش آمدید کہا اور اظہارِ تشکر کیا اور جماعت کی ترقیات کے لئے دعائیں دی۔

نائب امیر مکرم الحاج ابراہیم حمزہ صاحب نے احباب جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مسجد کو آباد رکھنے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد مکرم الحاجی محمود صاحب نے جماعتی مالی نظام اور مالی قربانی کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

تقریب کے آخر پر ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب نے خلافت احمدیہ سے محبت اور وفا کے تعلق کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

رسمی افتتاح کے بعد الحاجی محمود صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نمازِ جمعہ ادا کروائی۔ اس تقریب میں 105 افراد نے شرکت کی۔